

### 4.3 شعبہ بیمہ کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ

ملکی مالی منڈیوں میں تعمیر پذیر، جس نے ایکویٹی تمسکات کی جانب سے سرمایہ کاری آمدنی کو متاثر کیا ہے، کے باوجود 2018ء میں شعبہ بیمہ نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس شعبے نے مجموعی پریمیم میں 9.45 فیصد کا اضافہ درج کیا ہے جس کی بنیادی وجہ حیاتی بیمہ شعبے میں پریمیم کی تجدیدی قسط میں صحت مند نمو ہے۔ نمو میں مزید بہتری کا امکان موجود ہے کیونکہ ملک میں بیمے کے پھیلاؤ کی سطح جی ڈی پی کے ایک فیصد سے کم ہے، جو 2016ء میں درج کی گئی 6.3 فیصد کی عالمی اوسط سے خاصا کم ہے۔ تاہم، موجودہ کلی معاشی ماحول میں توقع ہے کہ 2019ء میں نمو کی رفتار سست ہوسکتی ہے۔ علاوہ ازیں، یہ شعبہ خطرہ ارتکاز، منڈی کے خطرات اور جغرافیائی و سیاسی خطرات کی زد پر ہے؛ جبکہ نوبیمہ کاری کے محدود ملکی مواقع شرح مبادلہ کے خطرات سے دوچار کرسکتے ہیں۔

برسوں کی نمو کی اوسط شرح سے پست ہے۔ انتظام دولت کی مصنوعات (ڈبلیو ایم پی) 196 کی اقسام میں مزید ضوابطی سختی متعارف کروائے جانے کے باعث چین میں حیاتی بیمے میں کافی تخفیف (منفی 1.8 فیصد) کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ تاہم، امید کی جارہی ہے کہ چین کے ڈبلیو ایم پی دھچکے سے نمٹنے کے ساتھ آئندہ دو برسوں میں ابھرتی ہوئی مارکیٹوں کے حیاتی پریمیم 9 فیصد تک بڑھ جائیں گے۔ اگرچہ حیاتی بیمہ شعبے کی نفع آوری میں بہتری آئی ہے، لیکن پست شرح سود والا عمومی ماحول تشویش کا باعث ہے۔ چونکہ شرح سود کے موجودہ سطح پر (صرف معمولی اضافے کے ساتھ) مستحکم رہنے کی توقع ہے، لہذا حیاتی بیمہ کارایکویٹی کی بلند تخمین کاری کی تلاش اور مناسب منافعوں کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے اثاثوں کو متنوع بنانے اور مارکیٹ کی مندی کے رجحان میں اپنے اکتشاف کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ابھرتی منڈیوں (بالخصوص چین میں) درج بالا ممکنہ عالمی اقتصادی نمو کے باعث توقع ہے کہ 2019-2020ء میں مجموعی عالمی پریمیم بڑھ کر تقریباً 3 فیصد ہو جائے گا۔

پریمیم کے مساوی لحاظ سے 2018ء کے دوران عالمی شرح اموات اور املاک کی تائین کے فرق کا تخمینہ 500 ارب ڈالر لگایا گیا ہے، جو متعلقہ بیمہ منڈیوں کا تقریباً 70 فیصد ہے۔ یہ فرق بیمہ کاروں کے لیے زبردست امکان کو اجاگر کرتا ہے اگر وہ اپنی کوریج بڑھانے کے اہل ہوں تو وہ عالمی معیشت کی چلک کو مضبوط بنانے میں مدد کرسکتے ہیں۔

توقع کی جارہی ہے کہ آئندہ برسوں میں ابھرتی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں بیمہ کی بڑھتی ہوئی طلب جاری رہے گی۔ ان معیشتوں میں بیمے کے پست ادخال کے ساتھ بڑھتی ہوئی دولت ممکنہ نمو کا اظہار کرتے ہیں۔

2019ء کے دوران عالمی بیمہ پریمیم میں نمو جاری رہنے کا امکان ہے --- 195

2018ء کے دوران چین اور بھارت میں زرعی بیمے میں مضبوط نمو کی وجہ سے عالمی غیر حیاتی بیمہ شعبے میں پریمیم کی شرحیں قدرے بہتر ہوئی ہیں۔ توقع ہے کہ 2019-2020ء کے دوران ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں کی جانب سے جزو حیاتی اور غیر حیاتی دونوں بیسوں کے پریمیم میں 3 فیصد کی نمو جاری رہے گی (جدول 4.3.1)۔

جدول 4.3.1: عالمی پیر منڈی کا منظر نامہ 2019/20									
دینا	شمالی امریکہ		ابھرتی ہوئی منڈیاں						
فیصد									
ماشی کارخانہ حال	منظر نامہ	ماشی کارخانہ حال	منظر نامہ	ماشی کارخانہ حال	منظر نامہ	ماشی کارخانہ حال	منظر نامہ	ماشی کارخانہ حال	منظر نامہ
غیر حیاتی									
پریمیم نمو (مرکب سالانہ شرح نمو)	3.1	3.3	3.0	2.2	2.8	2.0	8.1	7.8	8.0
نفع آوری (انگریزی پر منافع)	7.4	6.5	7.0	7.7	6.7	8.0			
حیاتی									
پریمیم نمو (مرکب سالانہ شرح نمو)	2.3	1.6	3.0	(1.0)	(1.7)	1.0	10.0	1.3	9.0
نفع آوری (انگریزی پر منافع)	10.2	8.9		10.4	9.8				
ماخذ: سوئس ری اسٹیٹیٹ									
ماشی کارخانہ = 2018 تا 2017؛ حال = 2018؛ منظر نامہ = 2019 تا 2020ء									

تاہم، غیر حیاتی بیمہ شعبے میں بڑھتے ہوئے دعووں کے ماحول میں نفع آوری بہتر بنانے کے لیے ذمہ نویسی کی کارکردگی کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ توقع ہے کہ بحری بیمہ کا زمرہ ممکنہ تجارتی سست روی سے متاثر ہوگا، نتیجتاً غیر حیاتی بیمے کے پریمیم میں مجموعی کمی آئے گی۔ تاہم، موٹر کے زمرے میں قیمت بندی میں بہتری آئی ہے۔ 2019ء میں غیر حیاتی بیمے میں قیمت بندی اور ذمہ نویسی کے نتائج مستحکم رہنے کی توقع ہے۔

ابھرتی ہوئی منڈیوں (بشمول چین) میں پریمیم کی نمو میں 1.3 فیصد کی سست روی کے باعث 2018ء میں عالمی حیاتی بیمہ پریمیم میں 1.6 فیصد اضافہ ہوا (جو گذشتہ پانچ

پراڈکٹ ہے (جو عموماً بلند شرح پر منافع کی پیش کش کرتی ہے)۔ ان میں مالی استحکام کے حوالے سے مضمرات موجود ہوتے ہیں۔

195 سوئس ری۔ عالمی معاشی اور بیمہ منظر نامہ 2020ء  
196 چینی بینکوں اور دیگر مالی اداروں کی جانب سے فروخت کی جانے والی ایک انتظام دولت کی پراڈکٹ غیر بیمہ مالی

پاکستان میں شعبہ بیمہ کی رفتار میں اضافے کا رجحان جاری ہے۔۔۔

بیمے کا پست ادخال (جی ڈی پی کا 0.83 فیصد) ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان میں بیمے کے شعبے میں نمو کی گنجائش موجود ہے (بیمے کا عالمی ادخال = 2016ء میں 6.3 فیصد<sup>197</sup>)۔ 31 دسمبر 2018ء تک شعبہ بیمہ کی اثاثہ جاتی اساس<sup>198</sup> 10.88 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 1435 ارب روپے ہو گئی ہے جس کی بنیادی وجہ حیاتی بیمہ کاروبار میں اضافہ ہے۔ 31 دسمبر 2018ء تک سرمایہ کاریاں اور املاک بھی 12.11 فیصد اضافے سے بڑھ کر 1128 ارب روپے ہو گئی ہیں۔ (جدول 4.3.2)

جدول 4.3.2: 2018ء کے لیے بیمہ کاری صنعت کا عمومی جائزہ (ملین روپے)

حیاتی	فیلی ٹیکافل	غیر حیاتی	عمومی ٹیکافل	مئی 2018ء	مئی 2017ء	اٹائٹ
1,206,856	29,359	196,087	2,917	1,435,219	1,223,175	سرمایہ کاریاں
997,251	23,237	106,438	681	1,127,607	1,005,847	ایکویٹی
21,887	1,474	94,505	1,004	118,870	112,277	مجموعی پر بیمہ
202,977	12,399	79,138	1,756	296,271	270,687	خاص پر بیمہ
200,408	2,589	44,621	554	248,172	226,944	خاص دعوے
87,833	1,718	23,468	616	113,635	99,733	

ماخذ: بیمہ / ٹیکافل کمپنیوں کے آڈٹ اور غیر آڈٹ شدہ مطلوبہ مالی گوشوارے

2018ء کے دوران صنعت کی ایکویٹی 5.87 فیصد اضافے سے بڑھ کر 119 ارب روپے ہو گئی ہے کیونکہ صنعت ادا شدہ سرمائے (paid-up capital) کے بہتر ضوابطی تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔

حیاتی شعبے میں نمو کی وجہ اس کے بنیادی کاروبار میں اضافہ ہے۔۔۔

2018ء میں حیاتی بیمہ کے شعبے کے اٹائٹ 11.92 فیصد نمو سے بڑھ کر 1207 روپے ہو گئے کیونکہ حیاتی بیمہ کاروں نے اپنی مجموعی سرمایہ کاریاں 13.52 فیصد اضافے سے بڑھا کر 997 ارب روپے کر دیں؛ اب سرمایہ کاریاں مجموعی اٹائٹوں کے 82.63 فیصد پر مشتمل ہیں۔

حیاتی بیمہ کار سرمایہ اور قرض منڈی کے بڑے ادارہ جاتی سرمایہ کار سمجھے جاتے ہیں۔ مالی منڈیوں میں تغیر پذیری کے باعث حیاتی بیمہ کاروں نے تمسکات کی سرمایہ کاری میں اپنا

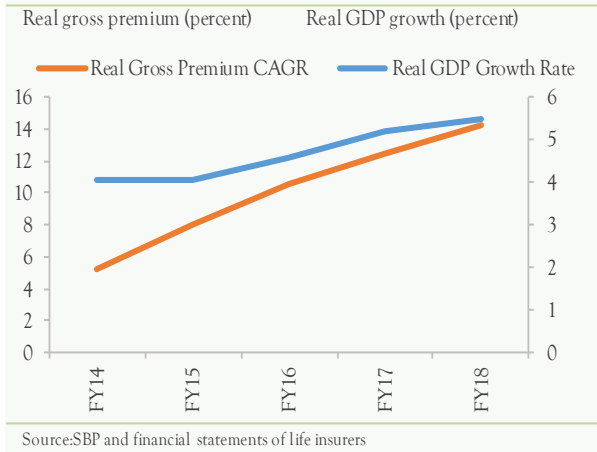
197 سوئس ری انسٹیٹیوٹ

198 یہ تجزیہ پانچ حیاتی بیمہ کاروں اور 28 غیر حیاتی بیمہ کاروں کے ڈیٹا پر مبنی ہے جو بالترتیب تقریباً 97 فیصد اور 78 فیصد حیاتی اور حیاتی بیمہ شعبے کے اٹائٹوں کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ تجزیہ 31 دسمبر 2018ء کو اختتام پذیر ہونے والی مدت

حصہ 2017ء کے 20.32 فیصد سے کم کر کے 2018ء میں 18.10 فیصد کر دیا ہے جبکہ معین آمدنی اور میعاد الامتوں کی سرمایہ کاری میں اپنا حصہ 2017ء کے 1.93 فیصد سے بڑھا کر 2018ء میں 5.38 فیصد کر دیا ہے۔ حکومتی تمسکات کی سرمایہ کاریوں میں حیاتی بیمہ کاروں نے اپنا نمایاں حصہ (2018ء میں 76.14 فیصد) برقرار رکھا ہے۔ مزید برآں، سرکاری شعبے کے غالب بیمہ کار نے املاک میں اپنی سرمایہ کاریوں کو 14.82 فیصد بڑھا کر 3.7 ارب روپے کر دیا ہے؛ 2018ء کے دوران مجموعی سرمایہ کاریوں میں املاک کی سرمایہ کاریوں کا حصہ 0.37 فیصد ہے۔

حیاتی شعبے کے حقیقی جی ڈی پی اور حقیقی مجموعی پر بیمہ کی شرح نمو کا موازنہ ایک مثبت ارتباط ظاہر کرتا ہے جو اس بات کا اظہار ہے کہ اقتصادی سرگرمی میں اضافے کے نتیجے میں پاکستان کے مجموعی پر بیمہ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ (چارٹ 4.3.1)

چارٹ 4.3.1: جی ڈی پی کی نمو، مقابلہ پر بیمہ کی نمو



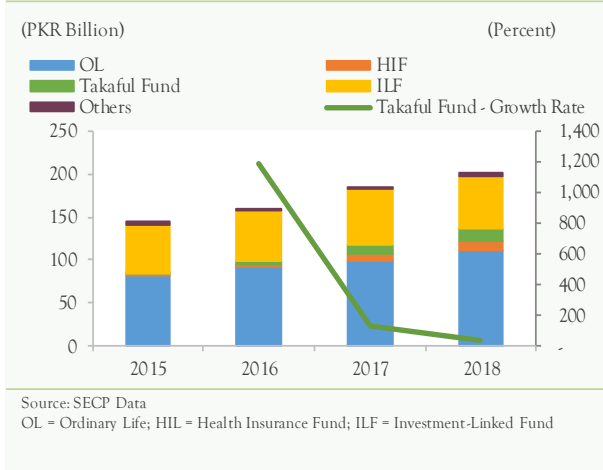
Source: SBP and financial statements of life insurers

2018ء کے دوران حیاتی بیمہ شعبے کا مجموعی پر بیمہ بڑھ کر 203 ارب روپے ہو گیا جبکہ 2017ء میں یہ 185 ارب روپے تھا۔ 19.46 فیصد اضافے سے بڑھ کر 109 ارب روپے ہونے والا آئندہ برس کا پر بیمہ، مع دوسرے برس کے پر بیمہ میں 12.55 فیصد کا سال بسال پر بیمہ ظاہر کرتا ہے کہ شعبہ اپنا کاروبار برقرار رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مزید برآں، 2018ء کے دوران مجموعی پر بیمہ میں پہلے برس کے پر بیمہ نے 9.40 فیصد کی اپنی نمو جاری رکھی جو اس بات کا اظہار ہے کہ شعبے نے نئی بیمہ پالیسیوں کا اجرا برقرار رکھا۔ شرح سود میں اضافے کے ماحول کی وجہ پالیسی ہولڈر بہتر شرحوں کی تلاش کر سکتے ہیں جس کے نتیجے میں پالیسیوں میں انفکاک ہو سکتا ہے؛ 2018ء میں دستبرداری دعووں (سرنڈر) میں اضافے سے اسے تقویت ملی ہے۔ (چارٹ 4.3.2)

کے ڈیٹا کا احاطہ کرتا ہے۔ جہاں ضروری ہو ڈیٹا کا تخمینہ لگا یا گیا ہے۔ بیمہ کاروں کا مالی سال دسمبر میں ختم ہوتا ہے۔ نمو کی تمام شرحیں سال بسال بنیاد پر ہیں۔

2018ء کے دوران ایک صوبائی حکومت کی جانب سے اپنی آبادی کے لیے صحت کی کوریج بڑھانے کے اقدام کی وجہ سے سرکاری حیاتی بیمہ کار کے ہیلتھ انویسٹمنٹ فنڈ کا مجموعی پرییم 38.83 فیصد اضافے سے بڑھ کر 5 ارب روپے ہو گیا۔ توقع ہے کہ اس فنڈ میں مزید نمو آئے گی کیونکہ وفاقی حکومت نے دوبارہ قومی سطح پر ایک ہیلتھ انشورنس پروگرام کا آغاز کیا ہے۔

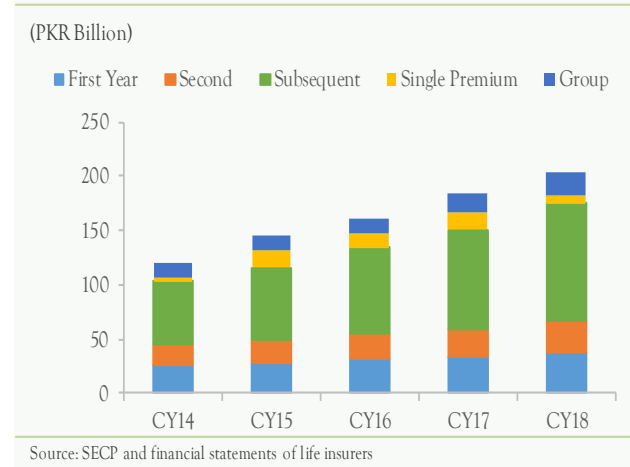
#### چارٹ 4.3.3: حیاتی بیمہ کاروں کے پرییم کا مجموعی بہاؤ



2018ء کے دوران انفرادی پالیسیوں کے تحت دعوے بڑھ کر 72 ارب روپے ہو گئے جبکہ 2017ء میں یہ 63 ارب روپے تھے۔ اس کی بنیادی وجہ دستبرداری (سرنڈر) دعووں اور عرصیت کے دعووں میں اضافہ تھا جو 4 ارب روپے اور 3 ارب روپے سے بڑھ کر بالترتیب 44 ارب روپے اور 16 ارب روپے ہو گئے۔ 2018ء میں دستبرداری دعوے مجموعی دعووں کا 49.24 فیصد ہیں جنہوں نے 19.05 فیصد کا سال بسال اضافہ درج کیا ہے، اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ پالیسی ہولڈروں کی ایک بڑی تعداد عرصیت پوری ہونے سے پہلے ہی اپنی بیمہ پالیسی چھوڑ رہے ہیں؛ یہ پیش رفت اس شعبے کے لیے عرصیت سے عدم مماثلت پر فوج ہو سکتا ہے۔ مالی منڈی کی موجودہ صورت حال، جس نے (مع ایکویٹی میں کثیر سرمایہ کاریاں) اکائی سے منسلک پالیسیوں کی قدر میں کمی کی ہے؛ سمیت دستبرداری دعووں میں اس اضافے کی متعدد وجوہات ہیں؛ یہ اور اس کے ساتھ بڑھتی ہوئی شرح ہائے سود کی وجہ سے پالیسی ہولڈر بہتر یافت کی تلاش میں اپنی پالیسیوں سے دستبردار ہو سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں، اپنے فروخت کے اہداف پورے کرنے کے لیے ایجنٹ پالیسیوں کی بازگردانی (ری سائیکلنگ) کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں جس سے دستبرداری دعووں میں اضافہ ہوتا ہے۔

تاہم، 2018ء میں ایک قسطی بیمہ پرییم خاصی کمی کے ساتھ 7 ارب روپے ہو گئے جبکہ 2017ء میں یہ 16 ارب روپے تھے کیونکہ ایک نئی حیاتی بیمہ کار نے اس زمرے میں گذشتہ برس نمایاں کمی درج کی۔ یہ پالیسی (مع دیگر حیاتی بیمہ پالیسیاں) ٹیکس میں چھوٹ کا دعویٰ کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ مہنگائی کے موجودہ دباؤ (جو ایک قسطی پرییم کی مستقبل کی خالص مالیت کو کم کرتا ہے) کے ساتھ 2018ء میں ٹیکس شرح میں کمی کے نتیجے میں اس پراڈکٹ کی طلب کم ہو سکتی ہے، کیونکہ یہ ٹیکس بچت کے لیے پرکشش انتخاب نہیں رہیں گے۔

#### چارٹ 4.3.2: حیاتی بیمہ کے قانونی فنڈز کے پرییم کا مجموعی بہاؤ اور شرح



حیاتی بیمہ کاروں کو حیاتی بیمہ کاروں کے ہر طبقے کے لحاظ سے قانونی فنڈز برقرار رکھنے کی ضرورت ہے؛ قانونی فنڈز حصص داروں کے فنڈز سے مختلف ہوتے ہیں، جو صرف ان ہی اثاثوں اور واجبات کے حامل ہوتے ہیں جو پوری طرح بیمہ کاروں سے منسوب ہوتے ہیں۔ قانونی فنڈز کا تجربہ 199 بتاتا ہے کہ 2016ء اور 2017ء میں خاندانی تکافل فنڈز کے مجموعی پرییم میں بالترتیب 1190.61 فیصد اور 136.58 فیصد کی غیر معمولی نمو ہوئی ہے۔ جبکہ یہ روایتی بیمہ کے اسلامی متبادل کی کثیر طلب کو بھی ظاہر کرتا ہے، 2015ء کی مختصر اساس کے باعث تکافل فنڈز کے مجموعی پرییم کی شرح نمو غیر معمولی ہے۔ یہ 2018ء میں تکافل فنڈز کے مجموعی پرییم میں 34.61 فیصد کی پست شرح نمو (گو یہ اب بھی متاثر کن ہے) سے بڑھ کر 14 ارب ہو جانے کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ عام حیاتی بیمہ، جس میں انفرادی اور گروپ بیمہ شامل ہے، اب بھی سب سے بڑا قانونی فنڈ تشکیل دیتے ہیں؛ 2018ء میں اس کا مجموعی پرییم بڑھ کر 112 ارب روپے ہو گیا ہے جبکہ 2017ء میں یہ 100 ارب روپے تھا۔ (چارٹ 4.3.3)

<sup>199</sup> قانونی فنڈز کے مابین اور لیپ موجود ہے، کیونکہ پاکستان میں کچھ فنڈز میں دو یا زیادہ مختلف فنڈز کی خصوصیات ہوتی ہیں۔

گوکہ یہ ان کے آپریشنز کے ابتدائی سال ہیں، توقع ہے کہ ڈبلیو ٹی اوز کے دعووں کی شرح (2018ء میں 11.37 فیصد) میں اضافہ ہوگا، کیونکہ کلی طور پر فیملی تکافل کمپنیوں (2018ء میں 45.01 فیصد) کی طرح ان کی پالیسیاں بھی قابل ادائیگی ہوں گی۔ جیسے ہی ڈبلیو ٹی اوز عرصیت کے تکمیل تک پہنچیں گے ان کی شرح نمو بالآخر سست ہو جائے گی۔

#### جدول 4.3.4: 2018ء کے لیے فیملی تکافل کا عمومی جائزہ

دندو تکافل آپریٹرز	کلی طور پر تکافل کمپنیاں	کلی
6,312	2,315	8,626
4,245	6,674	10,919
2,884	853	3,737
668	1,945	2,612
1,604	1,447	3,050
13,205	29,359	42,564

ماخذ: پاکستان انجمن بیمہ اور فیملی تکافل کمپنیوں تیز و دندو تکافل آپریٹرز کے آڈٹ اور غیر آڈٹ شدہ مطبوعہ مالی گوشوارے

\* تخمینہ شدہ اعداد و شمار

2018ء کے دوران ڈبلیو ٹی اوز کے فاضل قبل از ٹیکس 239 ملین روپے ہیں۔ اگرچہ بیشتر ڈبلیو ٹی اوز نے 2018ء میں خسارہ درج کیا ہے، تاہم ایک نے 313 ملین روپے کا قبل از ٹیکس فاضل درج کیا ہے کیونکہ اس نے 2018ء کے لیے اپنے انفرادی فیملی تکافل کاروبار میں کافی زیادہ خالص تحریری اشتراک درج کیا ہے جبکہ خالص دعووں میں اضافے کا آغاز صرف تب ہوگا جب پالیسیاں قابل ادائیگی ہوں گی۔

مزید برآں، 2018ء کے دوران فیملی تکافل کمپنیوں نے 243 ملین روپے کا منافع قبل از ٹیکس درج کیا ہے۔

2018ء میں غیر حیاتی شعبے کی نفع آوری میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔۔۔

2018ء کے دوران غیر حیاتی شعبے کی اثاثہ جاتی اساس بڑھ کر 196 ارب روپے ہوگئی جبکہ 2017ء میں یہ 191 ارب روپے تھی، اس کی بنیادی وجہ امانتوں کے لحاظ سے سرمایہ کاریوں میں 46.81 فیصد نمو تھی جو 2018ء میں بڑھ کر 12 ارب روپے ہو گئیں۔

اگرچہ حیاتی بیمہ شعبہ نسبتاً مستحکم ہے تاہم اس کے کچھ اظہار یوں نے کسی قدر انحطاط کا اظہار کیا ہے۔ 2018ء میں اثاثوں پر منافع کم ہو کر 0.69 فیصد ہو گیا ہے جبکہ 2017ء میں یہ 0.79 فیصد تھا، چونکہ اس شعبے کی اثاثہ جاتی اساس میں نمایاں اضافے کے باوجود اس کی نفع آوری معمولی سی بڑھی تھی۔ نفع آوری متاثر ہونے کی وجہ انتظامی اور مارکیٹنگ کے اخراجات میں اضافہ تھا کیونکہ کچھ بیمہ کاروں نے مستقبل میں بلند نفع کے حصول کے لیے اپنے برانچ نیٹ ورک، فروخت کی افرادی وسائل، آئی ٹی سافٹ ویئر وغیرہ پر سرمایہ کاری کی تھی۔ (جدول 4.3.3)

#### جدول 4.3.3: حیاتی بیمے کی اصابت

دسمبر 14ء	دسمبر 15ء	دسمبر 16	دسمبر 17	* دسمبر 18ء
1.74	1.69	1.61	1.42	1.81
37.26	38.10	43.27	41.91	43.83
0.78	0.85	0.89	0.79	0.69
13.70	12.82	13.73	7.10	8.08

ماخذ: حیاتی بیمہ کے آڈٹ اور غیر آڈٹ شدہ مطبوعہ مالی گوشوارے

\* تخمینہ شدہ اعداد و شمار

علاوہ ازیں، 2018ء میں دعووں کی شرح بڑھ کر 43.83 فیصد ہوگئی جبکہ 2017ء میں یہ 41.91 فیصد تھی جو اب بھی کافی سازگار ہے۔ مزید برآں، 2018ء میں سرمایہ کاریوں پر منافع بڑھ کر 8.08 فیصد ہو گیا جبکہ 2017ء میں یہ 7.10 فیصد تھا، اس کی جزوی وجہ 2018ء میں زری پالیسی کی سختی ہے کیونکہ یہ شعبہ حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں کے خاصے بڑے حصے (76.14 فیصد) کا حامل ہے۔

توقع ہے کہ وندو تکافل آپریٹرز (ڈبلیو ٹی اوز) فیملی تکافل زمرے کی نمو میں اضافہ کریں گے۔۔۔

31 دسمبر 2018ء تک فیملی تکافل کے زمرے<sup>200</sup> (کلی اور وندو تکافل آپریٹرز) کی اثاثہ جاتی اساس بڑھ کر 42564 ملین روپے ہوگئی ہے۔ (جدول 4.3.4)

فیملی تکافل کے پہلے سال کے اسلامی پر بیمہ کے حصے میں ڈبلیو ٹی اوز کا حصہ 73.17 فیصد ہو چکا ہے، جو اس بیان کی تائید کرتا ہے کہ مستقبل میں اس شعبے میں ہونے والی نمو ڈبلیو ٹی اوز کی جانب سے آئے گی۔ مزید برآں، ان کے تجدیدی پر بیمہ سے ان کی فعالیت کا پتہ چلا یا جاسکتا ہے (جو صارفین کو برقرار رکھنے کی ان کی اہلیت کا پتہ دیتی ہے)۔

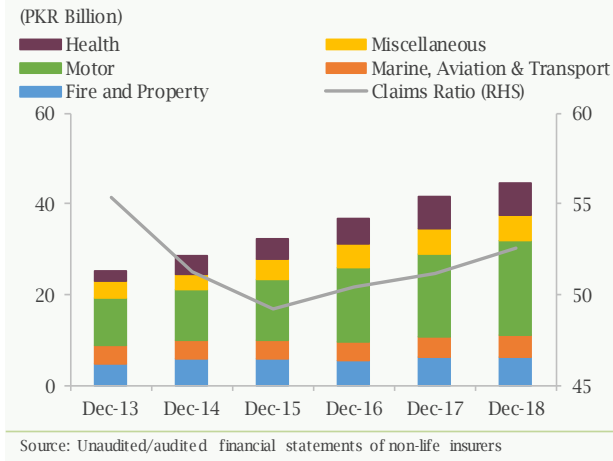
<sup>200</sup> یہ پہلا سال ہے جب فیملی تکافل زمرے میں کام کرنے والے وندو تکافل آپریٹرز (ڈبلیو ٹی اوز) کے لئے الگ مالی فنانس دستیاب ہو گیا۔ اس حصے میں ڈبلیو ٹی اوز اور مکمل فیملی تکافل کمپنیاں دونوں شامل ہیں۔ بقیہ باب میں، فیملی تکافل زمرے میں کام کرنے والے ڈبلیو ٹی اوز کو روایتی بیمہ کاروں کی مجموعی مالیات میں شامل کیا گیا ہے۔

روپے ہو گئی، کیونکہ غیر حیاتی شعبہ ایکویٹی میں اپنے سرمایہ کاری جزدان کا 42.34 فیصد حصے کا حامل ہے، جو مالی منڈیوں میں تعمیر پذیری سے متاثر ہوا ہے۔ (چارٹ 4.3.6)

اسی طرح سرمایہ کاریوں پر منافع بھی کم ہو گیا ہے۔ خالص دعووں میں کچھ اضافے سے غیر حیاتی شعبے کے دعووں کی شرح بھی کسی قدر بڑھ گئی۔ اپنے مالی اسباب کے اظہاریوں کی بنیاد پر غیر حیاتی شعبہ مجموعی طور پر مستحکم ہے۔ (جدول 4.3.5)

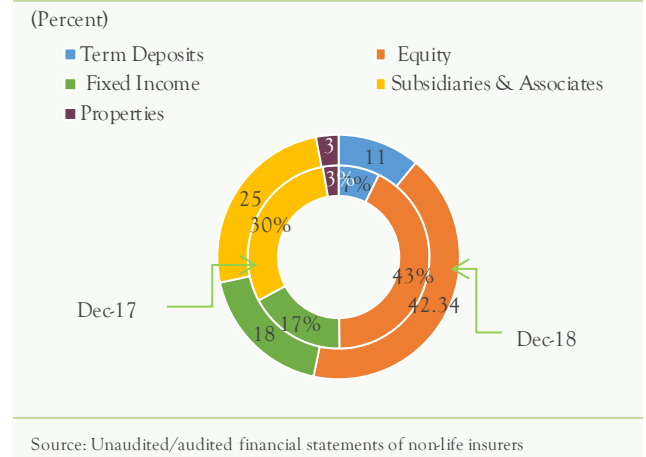
غیر حیاتی بیمہ شعبہ کے مجموعی سرمایہ کاری جزدان میں کمی آئی اور وہ 2018ء کے دوران 106 ارب روپے رہ گیا جبکہ 2017ء میں یہ 109 ارب روپے تھا اس کی وجہ ذیلی اداروں اور معاونین کی جانب سے 6 ارب روپے (2018ء تک 27 ارب روپے) کی سرمایہ کاری سے محرومی ہے۔ یہ شعبہ اب بھی ایکویٹی تمسکات میں سرمایہ کاریوں کے نمایاں حصے (2018ء میں مجموعی سرمایہ کاری و املاک کے جزدان کا 42.34 فیصد) کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ (چارٹ 4.3.4)۔

#### چارٹ 4.3.5: غیر حیاتی بیمے کے پر بیم کا خالص بہاؤ اور دعووں کی شرح

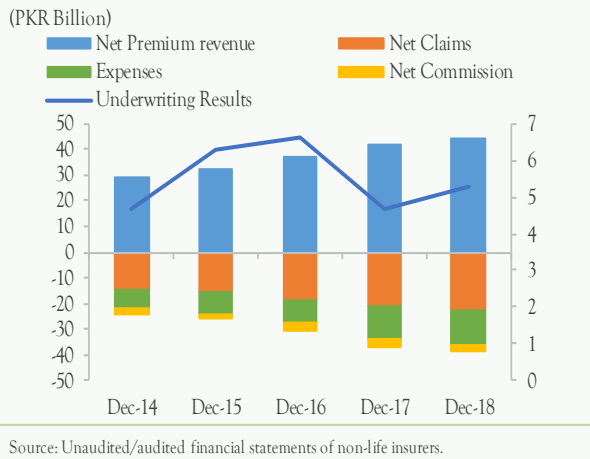


2018ء کے دوران شعبے کے مجموعی پر بیم میں 6.45 فیصد کمی نمودار کی گئی جو بڑھ کر 79 ارب روپے ہو گئے، جبکہ اس نمو کی اہم وجہ آگ اور املاک کا نقصان اور موٹر کا زمرہ ہیں۔

#### چارٹ 4.3.4: غیر حیاتی سرمایہ کاریاں اور جائیدادیں



#### چارٹ 4.3.6: غیر حیاتی شعبے کے ذمہ نویسی کے نتائج



2018ء میں غیر حیاتی شعبے کے خالص دعوے 10.06 فیصد نمو سے بڑھ کر 23 ارب روپے ہو گئے جس کی بنیادی وجہ موٹر کے زمرے میں ایک ارب سے کم اضافہ تھا۔ تاہم 2018ء میں موٹر کے زمرے کے دعووں کی شرح کم ہو کر 52.67 فیصد ہو گئی جبکہ 2017ء میں یہ 55.06 فیصد تھی، جو اس بات کا اظہار ہے کہ موٹر کے زمرے میں ذمہ نویسی کے کاروبار میں اضافہ موٹر زمرے کے دعووں میں اس اضافے کی مطلق وجہ ہے۔ (چارٹ 4.3.5)

31 دسمبر 2018ء کو مکمل ہونے والے سال میں غیر حیاتی شعبے کی نفع آوری میں مجموعی طور پر معمولی اضافہ (گذشتہ برس کے مقابلے میں 0.84 فیصد اضافہ) 12 ارب روپے دکھائی دیا، کیونکہ 2018ء میں اس شعبے کی ذمہ نویسی کی کارکردگی 13.52 فیصد اضافے سے بڑھ کر 5 ارب روپے ہو گئی۔ اس کے قوزی کاروبار کی نفع آوری کی وجہ کمیشن کے اخراجات میں 42.90 فیصد کمی تھی جو کم ہو کر 2 ارب رہ گئے تھے۔ تاہم، 2018ء میں سرمایہ کاری آمدنی میں 3.48 فیصد کمی معمولی کمی آئی جو کم ہو کر 6 ارب

2018ء کے دوران عمومی نکافل زمرے کے دعووں کی شرح کم ہوگئی ہے۔۔۔

31 دسمبر 2018ء تک ونڈو نکافل آپریٹرز (ڈبلیو ٹی اوز) کی وجہ سے عمومی نکافل زمرے<sup>201</sup> کی اثاثہ جاتی اساس میں 31.96 فیصد اضافہ ہوا جو بڑھ کر 11476 ملین روپے ہو گئے ہیں۔ (جدول 4.3.6)

#### جدول 4.3.5: غیر حیاتی بنیے کی اصابت

دسمبر 13ء	دسمبر 14ء	دسمبر 15ء	دسمبر 16ء	دسمبر 17ء	دسمبر 18ء	
12.63	13.33	12.98	12.48	12.14	12.24	سرمایہ اثاثے
55.34	51.22	49.24	50.45	51.19	52.59	دعووں کا تناسب
88.48	83.61	80.57	82.08	88.90	87.30	مشترکہ تناسب
50.72	50.40	51.79	55.07	56.03	56.38	پر بیمہ برقرار رہنا
12.56	11.04	12.63	13.51	6.90	6.43	سرمایہ کاری پر منافع
7.55	8.03	11.29	10.10	6.55	6.19	اثاثوں پر منافع

ماخذ: غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کے آڈٹ اور غیر آڈٹ شدہ مطبوعہ مالی گوشوارے

© تخمینہ شدہ اعداد و شمار

2018ء کے دوران اس زمرے کے مجموعی پر بیمہ بڑھ کر 7872 ملین روپے ہو گئے جبکہ 2017ء میں یہ 6430 ملین روپے تھے۔ 2018ء میں اس شعبے کے خالص دعوے 769 ملین روپے کے اضافے سے بڑھ کر 3008 ملین روپے ہو گئے۔ خالص دعووں

#### جدول 4.3.6: عمومی نکافل زمرے کا عمومی جائزہ

دسمبر 14ء	دسمبر 15ء	دسمبر 16ء	دسمبر 17ء	دسمبر 18ء	
2960	3746	6353	8697	11476	اثاثے
368	509	1158	1552	2428	سرمایہ کاریاں
1445	1094	1648	1836	2205	ایکویٹی
2145	2960	4774	6430	7872	مجموعی پر بیمہ
918	1306	2264	2580	4831	خالص پر بیمہ
1016	1128	1653	2240	3008	خالص دعوے
(221)	393	(13)	224	422	نفع آوری
					فیصد
110.68	86.33	73.02	86.83	62.28	دعووں کا تناسب

ماخذ: عمومی نکافل کمپنیوں کے آڈٹ اور غیر آڈٹ شدہ مطبوعہ مالی گوشوارے

© تخمینہ شدہ اعداد و شمار

میں 34.31 فیصد کا سال بسال اضافہ اب بھی خالص پر بیمہ میں ہونے والے 87.26 فیصد کے اضافے سے کم ہے جو اس زمرے کے لیے خوش آئند ہے۔

اس کے نتیجے میں مجموعی طور پر عمومی نکافل زمرے کے دعووں کی شرح میں کمی آئی ہے؛ 2018ء کے دوران یہ کم ہو کر 62.28 فیصد رہ گئے جبکہ 2017ء میں یہ 86.83 فیصد تھے۔ توقع ہے کہ دعووں کی شرح غیر حیاتی شعبے میں درج کی گئی کمی (2018ء میں 52.59 فیصد) کی سطح تک گر جائے گی کیونکہ توقع ہے کہ یہ زمرہ اگلے برس بھی اپنی متاثر کن رفتار نمو جاری رکھے گا جو خطرات کو مزید صارفین تک پھیلانے میں مددگار ہوگی (چنانچہ دعووں کی شرح گھٹ جائے گی)۔

بنیادی طور پر ڈبلیو ٹی اوز کی خالص اقساط میں 108.60 فیصد اضافہ ہوا جو بڑھ کر 4277 ملین روپے ہو گئیں ان کی وجہ سے 2018ء میں عمومی نکافل جز کی نفع آوری بڑھ کر 422 ملین روپے ہو گئی جبکہ 2017ء میں یہ 224 ملین روپے تھی۔

مزید برآں، 2018ء میں ڈبلیو ٹی اوز نے اپنے دعووں کی شرح کو کم کر کے 55.95 فیصد کر دیا جبکہ 2017ء میں یہ 81.21 فیصد تھی، کیونکہ ڈبلیو ٹی اوز اپنی روایتی کمپنیوں کے کفایتی دائرہ کار (economies of scope) سے استفادے کی اہلیت رکھتی ہیں، جس سے انھیں اپنے مجموعی پر بیمہ میں اضافے میں مدد ملی ہے۔ نتیجتاً، 2018ء میں عمومی نکافل زمرے کی نفع آوری میں ڈبلیو ٹی اوز کا حصہ بڑھ کر 69.72 فیصد ہو گیا جبکہ 2017ء میں یہ 40.01 فیصد تھا۔

2018ء میں نو بیمہ کاری کمپنی نے صحت مند ذمہ نویسی نتائج درج کیے ہیں۔۔۔

بیمہ آرڈیننس، 2000ء کے سیکشن 41 کے مطابق بیمہ کاروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ خطرہ بیمہ کی مدافعت کے انتظام کے لیے نو بیمہ کاری کا انتظام برقرار رکھے، جیسا کہ آرڈیننس میں مذکور ہے۔

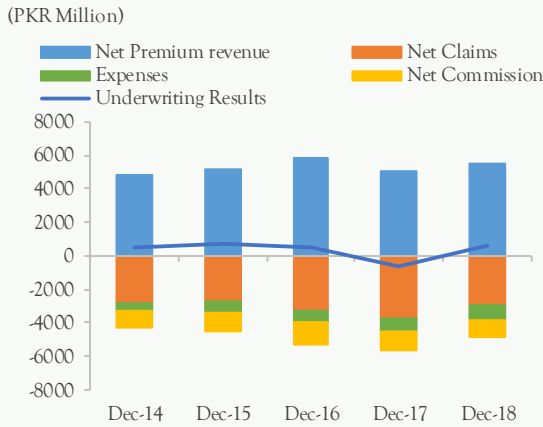
پاکستانی بیمہ صنعت میں صرف ایک سرکاری نو بیمہ کار ہے جو غیر حیاتی بیمہ شعبے کا احاطہ کرتا ہے۔ اپنی بیمہ ضروریات پوری کرنے کے لیے پاکستانی بیمہ صنعت نے نمایاں عالمی نو بیمہ کاروں، جیسے ہینڈورری، سوئس ری، میونخ ری، وغیرہ سے نو بیمہ کاری خدمات لے رکھی ہیں۔

<sup>201</sup> اس حصے میں ڈبلیو ٹی اوز اور مکمل فیملی نکافل کمپنیاں دونوں شامل ہیں۔ بقیہ باب میں، فیملی نکافل زمرے میں کام کرنے والے ڈبلیو ٹی اوز کو روایتی بیمہ کاروں کی مجموعی مالیات میں شامل کیا گیا ہے۔

مجموعی طور پر، 2018ء کے دوران غیر حیاتی شعبے نے 35540 ملین روپے کی نو بیمہ کاری کی (2017ء میں 32014 ملین روپے)۔ غیر حیاتی شعبے کے نو بیمہ کاری اخراجات پر خالص پریمیم کا تناسب 74.73 فیصد کے لگ بھگ مستحکم رہا ہے (2017ء کے دوران 74.7 فیصد)۔

2018ء کے دوران حیاتی بیمہ کاروں نے 2570 ملین روپے کی نو بیمہ کاری کی ہے جو 2017ء کے 2167 ملین روپے سے زائد ہے۔ 98.73 فیصد کی پریمیم برقرار رکھنے کی شرح ظاہر کرتی ہے کہ حیاتی بیمہ شعبے نے مختصر نو بیمہ پریمیم نو بیمہ کاروں کے حوالے کیے ہیں۔ اس سے منسلک نو بیمہ خطرے میں تخفیف کی جاسکتی ہے کیونکہ پیشتر حیاتی بیمہ کار سرمایہ اور قانونی فنڈ کے مناسب بقایا جات برقرار رکھتے ہیں تاکہ دعووں یا حادثات میں اضافے سے ہونے والے نقصانات برداشت کر سکیں۔ مزید برآں، بہت سے نجی حیاتی بیمہ کار بڑے کارپوریٹ گروپوں کا حصہ ہیں جو غیر متوقع نقصانات کے خطرات کی تخفیف میں مدد کر سکتے ہیں۔ تاہم، کچھ حیاتی بیمہ کاروں کو اب بھی اپنی ذمہ داری کی کارکردگی بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

#### چارٹ 4.3.7: نو بیمہ کھنی کے ذمہ نویسی کے نتائج



Source: Unaudited/audited published financial statements of reinsurer.

حیاتی بیمہ شعبے میں اب بھی سرکاری شعبے کا بیمہ کار غالب ہے۔۔۔

معیشت کے حیاتی، غیر حیاتی اور نو بیمہ کاری شعبوں میں نمایاں سرکاری بیمہ کار موجود ہیں۔ ایک سرکاری حیاتی بیمہ کار مجموعی بیمہ شعبے کی اثاثہ جاتی اساس میں 60 فیصد سے زائد حصے کا حامل ہے اگرچہ سرکاری غیر حیاتی بیمہ کار (مع چند نجی غیر حیاتی بیمہ کار) غیر حیاتی شعبے کے نمایاں کارپرداز ہیں۔ نظامیاتی خطرے کی تخفیف کے لیے ان اداروں کو بہتر نگرانی اور ضوابط سے گزارنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

2018ء کے دوران سرکاری نو بیمہ کار کی اثاثہ جاتی اساس بڑھ کر 24831 ملین روپے ہو گئی ہے جبکہ 2017ء میں یہ 24342 ملین روپے تھی۔ 2018ء کے دوران مجموعی پریمیم بڑھ کر 10734 ملین روپے ہو گئے جبکہ 2017ء میں یہ 8036 ملین روپے تھے کیونکہ اس کے تمام زمرے (بشمول میثاق (Treaty) کاروبار اور مطابقت پذیر (Facultative) کاروبار) نفع آور تھے۔ میثاق کاروبار کا مجموعی پریمیم جو مجموعی جزدان کا 41.46 فیصد تشکیل دیتا ہے 2018ء کے دوران 32.44 فیصد اضافے سے بڑھ کر 4462 ملین روپے ہو گیا۔ (جدول 4.3.7)

#### جدول 4.3.7: نو بیمہ کھنی کا اینپ ٹاٹ

دسمبر 13ء	دسمبر 14ء	دسمبر 15ء	دسمبر 16ء	دسمبر 17ء	دسمبر 18ء*
ملین روپے					
6,571	6,981	6,938	12,316	10,506	9,871
6,513	6,650	6,318	13,375	9,223	8,634
16,306	17,621	17,388	25,983	24,341	24,831
8,659	8,661	8,135	8,807	8,036	10,734
4,724	4,784	5,219	5,802	5,006	5,464
2,831	2,793	2,775	3,336	3,740	2,992
453	515	722	545	(677)	581
1,706	1,565	1,772	1,427	2,876	1,740
فیصد					
59.9	58.4	53.2	57.5	74.7	54.8
دعووں کا تناسب					

ماخذ: نو بیمہ کھنی کے آڈٹ اور غیر آڈٹ شدہ مطبوعہ مالی گوشوارے

2018ء میں نو بیمہ کار کے دعووں کی شرح گھٹ کر 54.76 فیصد ہو گئی جبکہ 2017ء کے دوران یہ 74.71 فیصد تھی کیونکہ 2018ء تک خالص پریمیم میں 9.15 فیصد اضافہ ہوا اور خالص دعووں میں 20 فیصد کمی آئی، جو مجموعی خالص دعووں میں 748 ملین روپے کی کمی ہے۔ خالص دعووں میں اس کمی کی اہم وجہ انجیسٹرننگ کا زمرہ ہے جس کے دعوے 2017ء کے 500 ملین روپے سے کم ہو کر 2018ء کے دوران 60 ملین روپے رہ گئے۔

2018ء کے دوران نو بیمہ کار کے ذمہ نویسی کے نتائج میں 581 ملین روپے کا منافع درج کیا گیا ہے جبکہ 2017ء میں 677 ملین روپے کا خسارہ درج کیا گیا تھا۔ ذمہ نویسی کی بہتر کارکردگی کے باوجود 2018ء کے دوران نو بیمہ کار کی مجموعی نفع آوری کم ہو کر 1740 ملین روپے درج کی گئی ہے جبکہ 2017ء میں یہ 2876 ملین روپے تھی۔ 2017ء میں اس کی وجہ 2791 ملین روپے کے نٹ (این آئی ٹی) پونٹ کی فروخت پر ہونے والا ایک بارگی فائدہ تھا جس نے اس برس کے منافعوں کو بڑھا دیا تھا۔ (چارٹ 4.3.7)

- ضمانتوں کے اعتبار سے قرض اور ضامنی (کاروبار چلانے) کے ضوابط، 2018ء کا اعلامیہ
  - بیمہ ضوابط، 2017ء میں ترامیم
  - ڈالر پر مبنی بیمہ پالیسیوں کی بابت سرکلر کا اجرا
  - مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی کے تحت کیے گئے اقدامات، مثلاً مائیکرو بیمہ پالیسیوں کے لیے تصدیقی خدمات کی لاگت میں تخفیف
- توقع ہے کہ مستقبل میں یہ تمام کاوشیں بیمہ کاروں کو نمو کے لیے سازگار ماحول فراہم کریں گی۔

توقع ہے کہ 2019ء کے دوران مجموعی پریہیم قدرے پست شرح سے بڑھیں گے --

متوسط طبقے کی قوت خرید میں اضافہ، بینکاشورنس کا استعمال، ونڈو ٹیکافل آپریٹرز، صحت بیمہ کی توسیع کے لیے حکومتی اقدامات، خریدیہ مصنوعات متعارف کروایا جانا، وغیرہ مستقبل میں نمو کے اہم عوامل میں شامل ہیں۔ اسی طرح توقع ہے کہ 2019ء میں بیمہ صنعت کی اثاثہ جاتی اساس میں مزید توسیع آئے گی۔

چونکہ بیمہ پریہیم اور اقتصادی نمو میں ایک مثبت ربط<sup>204</sup> موجود ہے، لہذا توقع ہے کہ 2019ء میں مجموعی پریہیم میں سست رفتار سے اضافہ ہوگا۔

بیمہ ضابطہ کار کی جانب سے سرمائے کی ضروریات کے نتیجے میں توقع ہے کہ کچھ بیمہ کاروں کے انضمام کی وجہ سے بیمہ صنعت میں یکجائی آئے گی یا کچھ چھوٹے بیمہ کار شامل ہوں گے۔ اس کے نتیجے میں صنعت کے مستحکم ہونے کی توقع ہے۔

زمرہ صحت کے پریہیم میں نمو متوقع ہے کیونکہ حکومت اپنے قومی بیمہ صحت پروگرام میں توسیع کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس پروگرام سے توقع ہے کہ صحت کے زمرے میں غالب سرکاری حیاتی بیمہ کار کا حصہ بڑھ جائے گا کیونکہ حکومت سرکاری حیاتی بیمہ کار کے ذریعے قومی سطح پر صحت کی کوریج فراہم کرے گی؛ اس سے پہلے حکومت سرکاری بیمہ کار کو استعمال کرتے ہوئے خیر پختونخوا میں اسی نوعیت کا ایک پروگرام شروع کر چکی ہے۔ مزید برآں، یہ توقع ہے کہ سرکاری حیاتی بیمہ کار (اور بالآخر پورے حیاتی بیمہ شعبے) کے مجموعی دعویوں میں اضافہ ہوگا کیونکہ صحت بیمہ فنڈ کا نیا کاروبار ذمہ نویس کیا گیا ہے، جس کے دعویوں کی شرح 2018ء میں 83.78 فیصد ہے۔

2018ء کے دوران پاکستان کی ملکی مالی منڈیوں میں بڑھتی ہوئی تغیر پذیری دیکھی گئی ہے؛ جس کی وجہ سے بیمہ کاروں کے لیے خطرہ منڈی بڑھ گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں بیمہ کار نسبتاً خطرے سے پاک زمروں، جیسے حکومتی اور معین آمدنی کے تمسکات میں اپنی سرمایہ کاریاں بڑھا رہے ہیں۔ تاہم، شرح سود کے بڑھتے ہوئے ماحول کی وجہ سے معین آمدنی کے تمسکات کی نو قدر پیمائی پست ہو گئی ہے (شرح سود کا خطرہ)۔ اس خطرے کے باوجود حیاتی بیمہ کار طویل مدتی حکومتی بانڈز میں سرمایہ کاری کا رجحان رکھتے ہیں تاکہ (عرصیت کی عدم مطابقت کے خطرے کو کم کرنے کے لیے) اپنے پالیسی ہولڈروں کے واجبات کی مدت کے ساتھ مطابقت کر سکیں۔

اقتصادی اور جغرافیائی و سیاسی خطرہ بلند ہے جس سے کاروباری صورت حال میں انحطاط آسکتا ہے جو شعبے کی نمو کے لیے دھچکا ہوگا۔ مزید برآں، توقع ہے کہ 2019ء میں معیشت میں سست رفتاری سے ترقی کرے گی؛ یہ مع اوائل 2019ء میں پاکستان بھارت سرحدی چپقلش ظاہر کرتی ہے کہ 2019ء میں اقتصادی اور سیاسی خطرہ بلند رہے گا۔ ان خطرات کو کم کرنے کے لیے بیمہ شعبے سے محتاط رویہ اختیار کرنے، لاگتیں کم کرنے اور ذمہ نویسی کی کارکردگی بہتر بنانے کی توقع ہے۔

مزید برآں، اگرچہ تمام حیاتی بیمہ کار محمل ہیں، تاہم، کم از کم 2025 غیر حیاتی بیمہ کار ادائیگی قرض کی صلاحیت کے تقاضے پورے کرنے سے قاصر ہیں۔ ان میں سے ایک بیمہ کار حال ہی میں ایک انتظامی تبدیلی سے گزرا ہے اور اپنی کیفیت بدل لینے کا اہل ہو سکتا ہے، جبکہ ایک اور بیمہ کار اپنے آپریٹرز کے ایک دوسرے ادارے میں ادغام کے مرحلے میں ہے۔ بعض دیگر دیوالیہ بیمہ کاروں کو بحالی کے قابل عمل منصوبے (بشمول نفع آوری میں اضافہ، کفایت سرمایہ اور ادائیگی قرض کی صلاحیت کی گنجائش) تیار اور نافذ کرنے یا دیگر بیمہ کاروں کے ساتھ یکجائی کی ضرورت ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ سرمائے میں اضافے کے ضوابطی تقاضوں کو پورا کرنے کے اہل نہ ہو سکتے ہوں۔

بیمہ ضابطہ کار نے صنعت کے ضوابطی فریم ورک کو مضبوط بنایا ہے ---

2017ء کے بیمہ ضوابط کے اجراء کے بعد ضوابطی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے بیمہ ضابطہ کار، سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی)، نے 2018ء میں درج ذیل اہم اقدامات کیے<sup>203</sup>:

<sup>203</sup> ایس ای سی پی سالانہ رپورٹ 2018

<sup>204</sup> روڈولف (2000ء)، "کیس آمدن اور بیمہ کے مابین ایس شکل (S-Curve) تعلق موجود ہے۔"

<sup>202</sup> کچھ ایسے اضافی بیمہ کار بھی ہو سکتے ہیں جو دیوالیہ ہیں۔ تاہم، ان کی صحت مندی کے حوالے سے واضح طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ بیمہ کاروں نے اپنی مالی معلومات کا اشتراک نہیں کیا ہے۔